السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا مدرک رکوع کی رکعت ہوجاتی ہے؟ مدلل جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا (ڈاکٹر ابوجابر عبداللہ دامانوی، کراچی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں علماء کے دو موقف ہیں:

اول: یہ رکعت ہوجاتی ہے۔

دوم: یہ رکعت نہیں ہوتی۔

اول الذکر علماء کے دلائل کا مختصر وجامع جائزہ درج ذیل ہے:

(ابوداؤد (ابن خزیمہ (1622 واعلہ ولم یصححہ) حاکم (1-276،273،216) دارقطنی (1/347ح1299) اور بیہقی (2/88) نے (1

یحیی بنب ابی سلیمان عن زید بن ابی عتاب وسعید المقبري عن ابی ہریرة" کی سند سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اذا جئتم و نحن سجود فاسجدوا ولا تعتدوا شیئا ومن ادرک الرکعة فقد ادرک الصلوة))

جب تم آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور اسے کچھ بھی نہ شمار کرو اور جس نے رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

اس روایت کے راوی یحیی بن ابی سلیمان کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا:

(منکر الحدیث" (جذء القراءة: ۲۳۹"

(ابن خزیمہ نے فرمایا: "دل اس سند پر مطمئن نہیں ہے کیونکہ یحیی س بن ابی سلیمان کو جرح یا تعدیل کی رو سے نہیں جانتا" (صحیح ابن خزیمہ 3/58، 57 ونصر الباری ص 262

یحیی مذکور کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے لہذا حاکم کا اس کی روایت کو صحیح کہنا مردود ہے۔

تنبیہ: یہ روایت مدرک رکوع کی دلیل نہیں ہے بلکہ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو رکعت پالے اس نے نماز پالی۔

بیہقی نے "عن عبدالعزیز بن رفیع عن رجل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کی سند سے روایت کیا ہے کہ (2

"((اذا جئتم والامام راکع فارکعوا وان کان ساجدا فاسجدوا ولا تعتدوا بالسجود اذا لم یکن معہ الرکوع))

(جب تم آؤ اور امام رکوع میں ہو تو تم رکوع کرو اور جب سجدے میں ہو تو سجدہ کرو اور سجدے شمار نہ کرو جب تک ان کے ساتھ رکوع نہ ہو۔ (2/89

اس روایت میں "رجل" (آدمی) مجہول ہے اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ صحابی ہے۔

تنبیہ: بیہقی کی ایک روایت (2/296) میں "سفیان (الثوری) عن عبدالعزیز بن رفیع من شیخ من الانصار" کی سند سے ان الفاظ جیسا مفہوم مروی ہے۔ اس روایت کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: سفیان ثوری مدلس اور روایت معنعن ہے۔

دوم: شیخ من الانصار مجہول ہے اور یہ کہنا کہ "والصحیح انہ صحابی' غلط ہے۔

سوم : دار قطنی (1/346ح 1298)بخاری (جزء القراءۃ 208)ابن خزیمہ (1595) بیہقی (2/89) عقیلی (4/398)اور ابن عدی (7/2684) وغیرہم نے

:یحییٰ بن حمید عن قرۃ عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ "کی سند سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا"

((من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرکھا قبل ان یقیم الامام صلبہ))

جس نے امام کے پیٹھ اٹھانے سے پہلے نماز کی رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

اس روایت کی سند قرہ بن عبدالرحمن بن حیوئیل کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ قرہ جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ،اس روایت کے بارے میں شیخ امین اللہ پشاوری فرماتے ہیں :'وسندہ ضعیف "اور اس کی سند ضعیف ہے (فتاوی الدین الخالص ج4ص 218)۔)

(اس روایت کی ایک دوسری سند ہے جس میں متہم راوی ہے (ایضا 4/218

لہذا یہ سند ضعیف اور مردود ہے ۔

چہارم : بیہقی (2/90) نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ "من لم یدرک الامام راکعا لم یدرک تلک الرکعۃ" جس نے امام کو رکوع میں نہ پایا اس نے رکعت نہیں پائی ۔

اس روایت کی سند میں علی بن عاصم جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف و مجروح ہے لہذا اس روایت کو "واسنادہ صحیح "کہنا غلط ہے ۔ اس روایت کی دوسری سند میں ابواسحاق السبیعی مدلس ہیں لہذا وہ سند بھی ضعیف ہے ، جب تک سند صحیح و حسن نہ ہو تو "ورجالہ موثقون "کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔

پنجم : ابن ابی شیبہ (1/99) طحاوی (1/223)اور بیہقی (2/90) نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مدرک رکعت سمجھتے تھے ۔

اس کی سند صحیح ہے لیکن یہ صحابی کا فتوی ہے ۔

ابن ابی شیبہ (1/243) نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا فتوی نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مدرک رکوع کو مدرک رکعت سمجھتے تھے ۔ (6

اس روایت کی سند حفص اور ابن جریج کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ السنن الکبریٰ للبیہقی (2/90) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے ۔ اس میں ولید بن مسلم ہیں جو کہ تدلیس تسویہ بھی کرتے تھے اور سماع مسلسل کی تصریح نہیں ہے ۔

بیہقی (2/90) نے زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ "من ادرک الرکعۃ قبل ان یرفع الامام راسہ فقد ادرک السجدۃ "جس نے امام کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع پایا تو اس نے سجدہ پایا یعنی (7 رکعت پالی ۔

:اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ امام مالک نے یہ نہیں بتایا کہ انھیں یہ روایت کس ذریعے سے پہنچی ہے ۔ اس موقوف روایت کی دیگر سندیں بھی ہیں ۔ ان آثار کے مقابلے میں امام بخاری فرماتے ہیں

حدثنا عبید بن یعیش قال : حدثنا یونس قال : حدثنا (ابن) اسحاق قال : اخبرنی الاعرج قال سمعت ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول لایجزئک الاان تدرک الامام قائما قبل ان ترکع "ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : تیری رکعت اس وقت تک جائز نہیں ہوتی جب تک رکوع سے پہلے امام کو حالت قیام میں نہ پالے ۔ (جزء القراءۃ : 132 وسندہ حسن نصر الباری ص 183/182

" ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا : لایرکع احدکم حتی یقرا بام القرآن

(سورۃ فاتحہ پڑھ لینے کے بغیر تم میں سے کوئی بھی رکوع نہ کرے ۔ (جزء القراۃ : 133 وسندہ صحیح

معلوم ہوا کہ اس مسئلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہے جب اختلاف ہو جائے تو کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے ۔

ابن ابی شیبہ (1/256ح 2631) نے عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ رکوع میں چلتے چلتے صف میں شامل ہو جاتے تھے ۔ اس روایت کی سند ابن تیمم کی وجہ سے ضعیف ہے ۔

تنبیہ : اس روایت کا مدرک رکوع سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

بیہقی (2/90) نے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ رکوع میں چلتے ہوئے صف میں شامل ہو گئے ۔ یہ سند تدلیس اور ابو بکر بن عبدالرحمن بن الحارث کے انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے ، یہ کہنا کہ انھوں (9 نے زید بن ثابت سے یہ روایت لی ہے ۔ بے دلیل ہے ۔

مسند احمد (5/42ح 20435) میں آیا ہے کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ رکعت ملنے کے لیے چل کر آئے تھے ، اس روایت کی سند بشار بن عبدالملک الخیاط المزنی کی وجہ سے ضعیف ہے ۔ اسے "سندہ حسن "کہنا غلط ہے ۔ (10 بشار کو ابن معین نے ضعیف کہا اور سند کے اتصال میں بھی نظر ہے ۔

(بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب ۔ میمون اور شعبی (تابعین) اس کے قائل تھے کہ مدرک رکوع مدرک رکعت ہوتا ہے ۔ (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 1/243۔244 (11

تابعین کے یہ آثار سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے آثار اور مرفوع احادیث کے عموم کے مخالف ہونے کی وجہ سے مردود ہیں۔

12) طبرانی نے سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو رکوع نہ پائے وہ سجدہ شمار نہ کرے۔

یہ آثار باسند صحیح ثابت نہیں ہیں۔

13) ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لا تبادروني بركوع ولا بسجود فانه مهما اسبقكم به اذا ركعت تدركوني به اذا رفعت واني قد بدنت

(مجھ سے پہلے رکوع اور سجدے نہ کرو۔ پس بے شک میں تم سے پہلے رکوع کروں گا تو تم مجھے اس کے ساتھ پالوگے جب میں سر اٹھاؤں گا۔ میرا بدن بھاری ہوگیا ہے، (سنن ابی داود: 619 وسندہ حسن

یہ روایت مدرک رکوع کی دلیل نہیں ہے مگر عینی حنفی نے اسے اپنے دلائل میں پیش کردیا ہے۔ دیکھئے عمدۃ القاری (3/153)!

14) ابن ابی شیبہ (1/242) نے عروۃ بن الزبیر (تابعی) اور زید بن ثابت سے نقل کیا ہے کہ وہ دونوں جب امام کو رکوع میں پاتے تو دو تکبیریں کہتے۔ ایک تکبیر افتتاح دوسری تکبیر رکوع۔ یہ روایت زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور ادراک رکوع کی دلیل نہیں ہے۔

15) ابن ابی شیبہ (1/255) نے محمد بن سیرین سے نقل کیا ہے کہ ابوعبیدہ (بن عبداللہ بن مسعود) آئے اور لوگ رکوع میں تھے تو وہ چل کر صف میں شامل ہوگئے اور بیان کیا کہ ان کے والد نے ایسا ہی کیا تھا۔

یہ روایت منقطع ہے کیونکہ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

16) (ایک روایت میں آیا ہے کہ "عبدالعزیز بن رفیع عن ابن مغفل المزنی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ولا تعتدوا بالسجود اذا لم تدرکوا الرکعۃ)) (مسائل احمد واسحاق 1/127/1 الصحیحۃ 1188

اس روایت میں اگر ابن مغفل سے مراد عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ ہیں تو ان سے عبدالعزیز رفیع کی ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور اگر شداد بن معقل ہیں تو یہ سند منقطع ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس سلسلے کی تمام مرفوع روایات بلحاظ سند ضعیف ہیں۔ رہے آثار صحابہ تو ان میں اختلاف ہے۔

دوم: جو علماء کہتے ہیں کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی کیونکہ اس کے دو فرض رہ گئے ہیں

1) قیام (2) سورہ فاتحہ

ان لوگوں کا قول حق بجانب ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:
لاتفعلوا الا بام القرآن فانہ لاصلوۃ لمن لم یقرا بہا) سورہ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو اسے نہیں پڑھتا تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی / نافع بن محمود وثقہ الدار قطنی والبیہقی وابن حبان وابن حزم والذہبی وغیرہم)

امام بخاری اور بہت سے جلیل القدر علماء اس کے قائل تھے کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ کا رسالہ "رکوع میں ملنے والے کی رکعت، جانبین کے دلائل کا جائزہ" وما علینا الا البلاغ) (الحدیث: 30/26 رجب 1427ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ367